اتحاد امت کے لیے فتویٰ کی اہمیت

چودھری محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی فیلیٹی آف الشریعہ والقانون نے 3-4 دسمبر 2012ء کو اسلام آباد میں بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ''الفتویٰ کنظام قانونی غیر حکومی'' منعقد کی۔ مختلف ممالک کے علاوہ پاکستان بھر سے علماء کرام اور دینی سکالرز نے اپنے مقالے پیش کیے۔ اس موقعہ پر پرنسپل جامعہ سلفیہ چودھری یٰسین ظفر حفظہ اللہ نے بھی ''اتحاد امت کے لیے فتویٰ کا کردار'' پر اپنا مقالہ پیش کیا جسے افادہ عام کے لیے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین ، وبعد:

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فضیلت مآب صاحب صدر

عالی مرتبت علماء کرام اور اہل فکر ودانش

سب سے پہلے میں انٹر اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ کہ جس کی بیدار مغز قیادت نے وقت کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوروزہ عظیم الشان کانفرنس بعنوان فتویٰ کا انعقاد کیا ہے۔ اور دنیا بھر کے ممتاز سکالروں کی علمی وتحقیقی گفتگو سننے کا موقعہ فراہم کیا۔ امید ہے اسکی روشنی میں مستقبل میں ''فتویٰ نویسی'' کے لیے رہنما اصول مرتب ہو نگے۔ اور مسلمانوں کے درمیان افتراق کی خلیج کم کرنے میں مدد بھی ملے گی۔

آج مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا چیلنج فرقہ واریت ہے۔ فقہی مسائل کی بنیاد پر ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں گروہ وجود میں آگئے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم گروہی تعصبات کو ختم کریں۔ اور مشترکات پر ان کو جمع کرلیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

امت مسلمہ کو آج قومی اور بین الاقوامی مسائل سے واسطہ ہے۔ جن کے حل کے لیے انہیں شرعی رہنمائی درکار ہوتی ہے۔ جو فتویٰ کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ اس اعتبار سے فتویٰ کی اہمیت اور افادیت دو چند ہو جاتی ہے۔ کہ جب امت مسلمہ کے کبار علماء ومفتیان عظام اتفاق رائے سے فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ اور بلا تفریق تمام مسلمان اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں رابطہ العالم الاسلامی مکہ مکرمہ کی مساعی جمیلہ قابل قدر ہے۔ خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ

سرپرستی میں قائم اس تنظیم نے **المجمع الفقهی** کے نام سے ایک موقرادارہ قائم کیا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے ممتاز علماء مشائخ اور مفتیان کرام شریک ہیں۔ اور امت کو درپیش فقہی مسائل پر سیر حاصل بحث ہوتی ہے۔ اور بالاتفاق قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا حل پیش کردیا جاتا ہے۔ یہ وحدت امت کا مثالی پلیٹ فارم ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ متحدہ فتوی صادر کرنے میں سنگ میل ہے۔

امت میں وحدت کی خواہش اور تمنا بہت اچھی اور عمدہ بات ہے۔ کوئی بھی طریقہ اور ذریعہ ہو۔ اسے استعمال میں لانا چاہیے۔ اس ضمن میں "فتوی" بھی ایک اچھا ذریعہ ہے۔ مفتیان عظام فتوی کے لیے قرآن حکیم اور سنت نبوی ﷺ سے دلائل دیتے ہیں۔ استنباط اور استخراج میں اختلاف ممکن ہے۔ لیکن ماخذ ایک ہے۔

قرآن حکیم : تمام مسلمانوں کے لیے وحدت کی علامت ہے۔ جس پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس پر کسی کو اختلاف نہیں۔ فتوی کے لیے مصدر اول ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: فتوی کے دوسرا ماخذ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ صحیح حدیث کی روشنی میں فتوی دیا جاسکتا ہے۔ اور اس میں بھی استنباط اور استخراج کی گنجائش ہے۔ لیکن اس کے مصدر ثانی ہونے پر اختلاف نہیں ہے۔ گویا اساس اور بنیاد اگر قرآن وحدیث ہو۔ اور اس کی روشنی میں فتوی کا صدور ہو تو اختلاف کی گنجائش نہیں رہتی۔

دین اسلام ہی دراصل ہماری شناخت ہے۔ اتحاد اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ اور اللہ تعالی کی مقدس ذات اس اتحاد کی بنیاد ہے۔ اور ہم سب مسلمانوں کا مرکز بھی ذات باری تعالی ہے۔ "وکل الینا راجعون والی اللہ المصیر" اور اعتصام بحبل اللہ ہی اتحاد کی ضامن ہے۔ توہمات، قیاس آرائی اور محض خواہشات نفس پر نہیں۔ یہ کس قدر عظیم حقیقت ہے کہ اتحاد کا سرچشمہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔

اسلامی شناخت : حسن اتفاق دیکھئے کہ آج مسلمان خواہ اسلامی ممالک میں مقیم ہیں۔ یا اقلیت میں ہیں۔ ان کا جھکاؤ اور میلان اسلام کی طرف ہے۔ اسے اپنی اسلامی شناخت کا بخوبی احساس ہے۔ آج وہ مغرب اور اشتراکیت سے منہ موڑ کر اپنے مسائل کا حل اسلام کے دامن میں تلاش کررہے ہیں۔ اس جھکاؤ اور رغبت سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور فتوی اس ضمن میں مرکزی کردار ادا کرسکتا ہے۔ اور فتوی کے ذریعے ان کے مسائل کا حل ہونگے۔ اور ان میں اتحاد ویکجہتی بھی!

مشترکہ کوشش: مختلف مسلکوں کے درمیان فقہی نظریات کے تبادلے سے بہت سے فقہی مسائل کے قریب پہنچا جاسکتا ہے۔ اور مشترکہ فتوؤں کی اچھی شکل بن سکتی ہے۔ بعض مسلکی گروہوں کے ہاں فقہی میدان میں قابل قدر پیش رفت اور تحقیقات نظر آتی ہے۔ ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے

46180

کہ کسی کے ہاں قرآن وسنت سے بعض احکام اور اسلامی امور میں استنباط میں جدت ہو۔اس سے دوسرے بھی مستفیض ہو سکتے ہیں۔بشرطیکہ وہ مسلمہ اصولوں کے مطابق ہوں۔اس طرح مشترکہ فتوی تک رسائی ممکن ہے۔

یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے مفادات سے علماء کی لاتعلقی بڑے مسائل کو جنم دیتی ہے۔خصوصاً اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔لہذا علماء اور مفتیان کرام کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر گہری نظر رکھیں۔

فتوی کی بنیاد: نسلی،لسانی،علاقائی برتری پر نہیں ہوتی۔بلکہ یہ تو اختلافات کو ختم کرنے کا سبب ہوتا ہے۔ اس لیے کہ دلیل کی قوت رکھتا ہے۔اس میں زبردستی،دھونس،دھاندلی،جبر کی گنجائش نہیں۔فتوی کی اساس قرآن وسنت ہے۔جو بنیادی طور پر اتحاد کی اساس ہے۔فتوی ظلم کو رفع کرنے اور انسانوں کو انکے حقوق دلانے کا باعث ہوتا ہے۔جیسا کہ افغانستان میں روسی غاصبانہ قبضہ کے وقت تمام علماء نے بلاتفریق اس کا فتوی دیا۔اور مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد اور کوشش سے روس کو آخر جانا پڑا۔اور اس نے ظلم کی بڑی بھاری قیمت ادا کی۔

اسی طرح ''فتوی'' انبیاء کرام کی عصمت ناموس کے تحفظ اور صیانت کا بھی باعث ہے۔صرف یہ نہیں بلکہ تمام محترم شخصیات کی حرمت کا بھی سبب ہے۔اس پر بھی بلاتفریق تمام مسلمان متفق ہیں۔جیسا کہ ناموس رسالت بل اور اس کے بعد اٹھنے والی تحریکوں میں یہ مظہر سامنے آیا۔دنیا بھر میں اس کا مشاہدہ ہوا۔

نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر متفقہ فتوی نے فتنے کے در بند کر دیئے۔اور اس کی وجہ سے اتحاد و یکجہتی دیکھنے میں آئی۔

ایسے ہی مقدس کتابوں پر بھی تمام مسالک کے فتوؤں نے اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں مدد دی ہے۔اور اس کی بے حرمتی تحریف پر متحدہ موقف اختیار کیا گیا۔

پاکستان میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور خودکش حملوں نے تمام علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔اور اتفاق رائے سے اس کے ناجائز ہونے کا فتوی صادر ہوا ہے۔

اور اب یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے۔کہ مقدس ہستیوں صحابہ کرام اور امہات المومنین اور بالخصوص سیدہ طاہرہ طیبہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بدزبانی اور تبراء کے خلاف ایران کے مذہبی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے حرمت کا فتوی صادر کیا ہے۔جس کی وجہ سے سنی اور شیعہ میں وہ شدت ختم ہوئی۔جس کی بنیاد پر قتل وغارت بھی ہوتی رہی ہے۔اور اس فتوے کی شیخ الازہر ڈاکٹر احمد الطیب نے بھی تحسین اور تائید کی۔اس فتوی نے دو متحارب گروپوں میں اتحاد کی فضا بنانے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔

خلاصہ گفتگو یہ ہے کہ فتوی کا اسلام دنیا میں بڑا مقام ہے۔یہ اتحاد و اتفاق یکجہتی و یگانگت پیدا کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فہم عطا فرمائے۔آمین۔

☆......☆......☆......☆

الجامعة السلفية JAMIA SALAFIA المكتبة العامة FAISALABAD PAKISTAN